اِنَّ اللّٰہَ علیٰ کُلِّ شَیءٍ قدِیر

تحقیق اللہ ہر چیز پر قادر ہے

الہام جدید

سلطان المناظرین عبدالکبیر خاں کبیر جلالپوری

(پنڈت دہرم ویر جی آریہ)

نے

بدلائل و براہان دعویٰ کیا ہے کہ مثل وید کے ہمارا رسالہ

بھی الہام ہے اور ہمپر الہام ہوا ہے

جو

مطبع جید برقی پریس دہلی میں چھپکر شائع کیا

قیمت ایک آنہ

اپریل ۱۹۲۵ء

اس تبلیغی کام میں ہر شخص کو اعانت کرنی لازم ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ باقی من کل فانی

آپ کہتے ہیں اَنادی وید ہیں
پر لڑائی کے بھی اُسمیں بھید ہیں

کونسا راجہ تھا ایسے وقت میں
تھی لڑائی کِس کے پایہ تخت میں

جب نہ راجہ تھا نہ کوئی تھا نواب
وید میں ایشور کا کِس کو تھا خطاب

جبکہ کثرت ہی نہ تھی افراد کی
کنکو خوشخبری تھی ایشور باد کی

آریوں کا تھا کوئی دشمن مگر
واسطے جس کے ہیں جنرل آرڈر

نام جن کے آگئے ہیں وید میں
لڑنیوالے تھے کیسی اُمید میں

وید میں موجود ہیں آئین جنگ
جن میں لڑنے اور لڑانیکے ہیں ڈھنگ

شاہ تھا کوئی نہ تھا کوئی فقیر
واسطے کِس کے تھے خنجر اور تیر

تھا مخاطب کون جب راجہ نہ تھا
تال سُم کیسے تھے جب باجہ نہ تھا

ابتداء میں جب بشر تھے نیک تر
دشمنوں کا کب کِسی کو تھا خطر

ہاں مقابل فوج ہتھیار ذکی تھی
یوں ضرورت ایسے ہتیّاروں کی تھی

ابتو مطلع ہوگیا بالکل ہی صاف
وید حادث ہیں خطا میری معاف

سوامی دیانند اور دیگر آریہ مہاشگان کو وید کے قدیم یعنی ازلی۔ الہامی غیر فانی ہونے کا وہم حد درجہ تک پہنچ گیا ہے جو قریبًا لاعلاج ہے۔ تاہم اس رسالہ میں اس مرض کے دور کرنے کا نسخہ جو وہم کا دماغ سے تنقیہ کریں

اکسیر کا حکم رکھتا ہے جس کی تقدیر میں شافی مطلق نے شفا لکھدی ہے
اس کو ضرور شفا ہوگی مزاج اعتدال پر آجائے گا۔ لیکن جس کے مقدر
میں شفا نہ ہو اس کے واسطے ممکن ہے بے اثر ثابت ہو۔ اور ع

ابن مریم ہوا کرے کوئی ۔ میرے دکھ کی دوا کرے کوئی

کی شکایت باقی رہ جائے۔ ہمیں آج یہ دکھانا ہے کہ اس دعوے میں ہمارے
دوستوں کا وہم کس پایہ تک صحیح ہے اور کیا درحقیقت وید الہامی
ازلی غیر فانی ہیں۔ نیز کیا اُن کے وہم و وسواس و تخیل و تفکر کی کسوٹی
جس پر آریہ ویدوں کو کسکر دیکھتے ہیں اور الہامی۔ ازلی۔ غیر فانی تسلیم کرتے
ہیں اسی کسوٹی پر ہم اپنے رسالہ کو کس کر الہامی ہونے کے مدعی ہوں تو
کیا ہمارا دعویٰ بھی صحیح ہو سکتا ہے یا نہیں۔ پھر اگر اس کسوٹی پر کسنے سے
ہمارا رسالہ بموجب ہمارے دعویٰ کے الہامی۔ ازلی۔ غیر فانی ثابت ہو گیا تو
ہمارے رسالے کے خلاف ہمارے آریہ دوست کیا رائے قایم کرتے ہیں آیا
اس کو الہامی۔ ازلی۔ غیر فانی ماننے کو تیار ہیں یا نہیں۔ اگر ہمارے رسالے کو
ہمارے آریہ بھائی الہام مان لیں گے تو ہم بھی ان کے مقبولہ الہام وید
کو الہامی۔ ازلی۔ غیر فانی تسلیم کرلیں گے اور اگر انہوں نے ہمارے
رسالے کو الہامی۔ ازلی۔ غیر فانی ہونے میں کوئی اعتراض پیش کیا تو ہم بھی
اُسی اعتراض کی بنا پر صاف کہدیں گے کہ وید ہرگز ہرگز الہامی۔ ازلی۔
غیر فانی نہیں۔ ع

گیان ایشور کا نہ یہ الہام ہیں ۔ واللہ باللہ بیوجہ بدنام ہیں

بلکہ ایک فانی دماغ کی ذاتی صفت وہم ہے جو ہرگز قابل قبول و لایق منظور
نہیں وہو ھذا۔ دیکھو

ایک مسلمان اور ایک آریہ پنڈت کی دونہ ستا گفتگو

مسلمان۔ پنڈت جی! کیا ثبوت ہے کہ پرمیشور قدیم ہے۔ نیز اُس کی صفات خواص۔ حرکات وغیرہ قدیم ہیں۔

پنڈت جی۔ "اناد ی" یعنی جس کی آدی معنی باعث ابتدا کوئی علت یا زمانہ نہ ہو۔ اس کو انادی (ازلی) کہتے ہیں اس وجہ سے ایشور کا نام انادی ہے" یہ بات ستیارتھ پرکاش سملاس نقرہ ۱۹ میں لکھی ہے لہذا ایشور انادی یعنی قدیم ہے اور دیکھو ستیارتھ پرکاش سملاس ا نقرہ ۶۶۔ نتیہ۔ यो नित्यध्रुवोऽचलोऽविनाशी स नित्यः وہ جو ہمیشہ قایم ہے یعنی ہلتا نہیں۔ غیر فانی ہے۔" وہ نتیہ" کہلاتا ہے۔ چونکہ قایم بالذات ہے اس لئے نتیہ' ایشور کا نام ہے۔

مذکورہ بالا حوالہ جات سے ایشور کے قدیم۔ قایم بالذات ہونے[1] کا ثبوت ملتا ہے۔ نیز دیکھو سوامی جی کا منتویہ نمبر ۶۔ (غیر حادث) تین ہیں ایک ایشور۔ دوسرا جیو۔ تیسرا پرکرتی۔ انہیں کو نتیہ (ابدی) بھی کہتے ہیں جو پدارتھ (اشیاء) نتیہ ہیں ان کی صفات۔ حرکات اور خواص بھی نتیہ ہوتے ہیں۔ لہذا ان حوالوں سے بخوبی صاف اور واضح ہو گیا کہ ایشور قدیم ہے اور قدیم شے کی صفات۔ حرکات۔ خواص بھی قدیم ہوتے ہیں اس لئے ایشور معہ اپنی جملہ صفات، حرکات، و خواص کے قدیم ہوا۔

---

[1] جبکہ قدیم شے کی صفات۔ حرکات۔ خواص قدیم ہوتے ہیں تو مادہ اور روح بھی جو قدیم ہیں ان کی صفات حرکات۔ خواص بھی قدیم ہونے لازم اور ضروری ہوئے۔ مگر روح و مادہ کے حرکات۔ صفات و خواص وغیرہ میں روزانہ بلکہ ہر لحظہ ہر ساعت، ہر دم تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے۔ عالم کا نقشہ پیش رہتا ہے۔ لہذا ان ہر دو کو قدیم یا نتیہ وغیرہ کچھ نہیں کہہ سکتے ہیں۔ اکثر اعتراض میں۔ دیکھو ہمارا رسالہ "کیا روح و مادہ قدیم ہیں"

مسلمان۔ کیا ایشور کا علم بھی مثل اُس کی ذات کے قدیم ہے۔ نیز کیا ایسا بھی ہوتا ہے کہ اُس کو کسی بات کا علم جو پہلے سے نہیں ہوئی اور آج یا آج سے بعد کو واقعہ ہونے والی ہے اس کا علم قدیم سے نہ ہو۔ اور واقعہ ہونے پر ایشور کو اس کا علم ہو۔ یا یوں کہو کہ کوئی بات جو عرصہ دراز کی پرانی ہو چکی جس کا اب کوئی پتہ۔ نشان۔ نام۔ نمود۔ باقی نہیں ایشور کے علم سے کم ہو جاتی ہو یعنی ایشور اس کو بھول جاتا ہے یا نہیں مثلاً ہمارے رسالے "الہام"۔ یا۔ "کیا روح و مادہ قدیم ہیں"۔ یا۔ "کیا قربانی فعل جدید ہے" وغیرہ جواب شایع ہوئے ہیں ان کا علم ایشور کو اب ہوا ہو۔ قدیم سے نہ ہو۔ اور رسالہ "پنڈت کا تسخر خود اپنے دید و نیر" یا "دیدوں کی فحش بیانی سوامی دیانند کی زبانی اور سوامی دیانند کی دیدوں سے لاعلمی" جن کو چھپے ہوئے عرصہ ہو گیا اسکو ایشور بھول گیا ہو۔ وغیرہ۔

پنڈت جی۔ آپ کی باتیں تو بالکل فضول انمل بے جوڑ۔ بیکار بے علموں کی سی ہیں جن سے کوئی مطلب سدھ نہیں ہوتا۔ ایسی بے نتیجہ باتوں سے آپ کا یا سُننے والے لوگوں کا کیا فائدہ نکلے گا۔ اس سے آپ اور سُننے والے کیا نفع پائیں گے۔ کوئی معقول بات جس سے کہنے سُننے والے کچھ فائدہ حاصل کریں جس کا کوئی نتیجہ نکلے کیجیے۔ یا کوئی مذہبی مسئلہ جس سے کہنے سُننے والوں کی واقفیت میں ترقی ہو چھیڑیئے اس میں سے کیا لیں گے۔ بیکار

مسلمان۔ پنڈت صاحب! ناراض نہ ہوجیئے۔ اگر آپ کو میری باتیں ناگوار ہیں تو لیجیے میں خاموش ہو جاتا ہوں۔ جس گفتگو کو آپ فضول خیال کر رہے ہیں کہ اس سے کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوگا۔ میں اس کو نہایت ضروری اور کارآمد۔ مفید سمجھکر آپ سے حل کر رہا ہوں گو بظاہر آپ کو یا سامعین کو بیکار اور فضول

محسوس ہوں۔ تاہم اطمینان رکھئے آپ خود دیکھ لیں گے کہ میں کتنا زبردست اور کار آمد مسئلہ اور کتنی ضروری بات اس سے حل کر کے آپ کو دکھاتا ہوں جسکو سنکر دنیا کا بڑا حصہ گمراہی سے بچکر نجات حاصل کرے گا۔

پنڈت جی۔ تو کہے سو سچ بڈھی تو کہے سو سچ۔ اچھا جناب اگر آپ کی یہی ضد ہے اور اس قسم کی فضول باتیں کر کے ہی دنیا کو گمراہی سے نجات دلانیکی کوشش مدنظر ہے۔ تو دنیا کو گمراہی سے نجات دلائیے۔ ہمارے خیال میں تو دنیا کو کیا نجات دلاؤ گے پہلے اپنی نجات کی فکر کرو۔ میں سچ کہتا ہوں۔ اسمیں رو رعایت کی کوئی بات نہیں ہے۔ جب تک آپ اور تمام منش ماتر ویدک دھرم کو قبول کر کے آریہ نہ بنیں گے ویدوں کا سہارا نہ لیں گے ہرگز ہرگز نجات کی امید نہ رکھیں۔ آپ اپنی ضد کو پوری کر لیجیے۔ اپنے سوال کا جواب سنیئے۔ اور اپنا مسئلہ حل کر کے دنیا کو نجات دلائیے۔ ایشور کا علم مثل اس کی ذات کے قدیم ہے۔ نیا نہیں۔

مسلمان۔ اس کا کیا ثبوت ہے۔ کیونکر مان لیں کہ ایشور کا علم ازلی یعنی قدیم ہے۔ نیا نہیں۔ مثلاً ہمارا یہ رسالہ ہی جو آج شایع ہوا ہے اس کا علم اسکے ہونے سے پہلے کیونکر ممکن ہو سکتا ہے۔ دنیا میں ایسی کوئی مثال موجود نہیں۔

پنڈت جی۔ دیکھو ستیارتھ پرکاش سملاس فقرہ ۵۲ میں سوامی جی لکھتے ہیں "ایشور کا علم ازلی ہونیکے باعث فعل کے علم کی طرح سزا دینے کا علم بھی ازل سے ہے۔ اس کے دونوں علم سچے ہیں۔ کیا کبھی ہو سکتا ہے کہ ایشور کو کوئی علم ہو کر نہیں رہتا۔ یا نہو کے ہوتا ہے۔ یعنی پہلے سے نہیں ہوتا مگر بعد میں ہو جاتا ہے نظر برایں پرمیشور کا علم (گیان) ہمیشہ یکساں اور ناشکستہ بنا رہتا ہے ماسوا اس کے پہلے منتر یہ نمبر ۷ سے بتلا چکا ہوں کہ "جو پدارتھ نتیہ ہیں انکے صفات۔ حرکات و خواص بھی نتیہ ہوتے ہیں۔" اور دیکھو ستیارتھ پرکاش

سملاس، نقرہ ۵۳ کا حاشیہ۔ نوٹ۔ "یعنی ایشور کے گیان میں ہر ایک زمانہ کی
بات بجنسہ ایسی حاضر و موجود ہے۔ جیسا کہ ہماری آنکھوں کے سامنے اسی لمحہ
کی بات" لہذا جو کچھ آپ نے دریافت کیا تھا اس کا جواب کافی ہو گیا۔ کہ ایشور
کا علم قدیم ہے نہ گھٹتا ہے نہ بڑھتا ہے۔ کیونکہ ازل سے ابد تک جو کچھ ہو گا
اور جو اب ہو رہا ہے اور جو کچھ ہو چکا سب کا علم اس کو مثل اسی لمحہ کی بات کے
اسکی ذات کیساتھ ساتھ۔ قدیم اور قایم ہے۔ "تل بھر گھٹے بڑھے نہیں مانشہ"۔
مسلمان۔ پنڈت جی بس آپ کی اس تکلیف فرمائیکا جو میرے سوالوں کے جواب
دینے میں آپ نے گوارا فرمائی ہے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اتنا اور بتلا دیجیے کہ
علم تحریر کا رواج قدیم سے ہے یا جدید ہے۔ اور کیا وید بشکل موجودہ کتاب
کی صورت میں قدیم ہیں۔
پنڈت جی۔ علم تحریر کا رواج قدیم نہیں ہے۔ بلکہ جدید ہے۔ دنیا کے
انسانوں کی پیدائش سے بہت بعد میں علم تحریر کی ایجاد ہوئی ہے۔
اس کے لئے دیکھو رگوید بھاشیہ بھومکا صفحہ ۱۷ "اس بات کو جانو کہ ویدوں کو
پستکوں (کتابوں) کی صورت میں لکھکر دنیا کے شروع میں ایشور نے
شایع نہیں کیا تھا ..... وغیرہ شتہ پتھ برہمن کا پرمان ہے۔ اُن
چار منشوں کے گیان کے بیچ میں ویدوں کا پرکاش (ظہور) کر دیا تھا"
پھر دیکھو رگوید بھاشیہ بھومکا صفحہ ۲۸ "یہ جو مسی لیکھ انادی
(غیر قدیم) کہا ہے۔ سو منشوں کی بنائی ہوئی ہے۔ اس سے یہ انتیہ یعنی
(غیر قدیم) ہیں اور ایشور کے گیان میں سدا بنے رہنے سے ویدوں کو
ہم لوگ نتیہ مانتے ہیں"۔
مسلمان۔ پنڈت جی آپ کے فرمانے اور سوامی دیانند جی کی تحریر کے

بموجب جو کچھ میری سمجھ میں آیا وہ یہ ہے کہ وید مختلف زمانوں میں دنیا کی پیدایش
کے بہت بعد۔ جس کو قدیم یا ازل نہیں کہہ سکتے شایع ہوئے۔ اور بالکل کتاب
غیر قدیم۔ فانی۔ جدید مثل دنیا کی دیگر کتب اور ہمارے رسالے کے ہیں۔
جس کی وجہ سے ہمارے رسالے پر اس کو قدیم۔ غیر فانی ہونے میں کوئی
فوقیت حاصل نہیں۔ اگر ہمارا رسالہ الہامی۔ غیر فانی۔ ازلی نہیں تو وید بھی
الہامی۔ غیر فانی۔ ازلی نہیں۔

پنڈت جی۔ یہ تو ہم خود کہتے ہیں کہ وید کتاب کی صورت میں قدیم ازلی
غیر فانی نہیں جیسا کہ پہلے بتلا چکے ہیں۔
چونکہ وید ایشور کے علم یا گیان میں قدیم سے ہیں۔ اسواسطے ویدوں کو
قدیم ہونے کا حق حاصل ہے اور ہم آریوں کا یہی دعوی ہے کہ وید قدیم ہیں
لافانی ہیں الہامی ہیں۔ اور دنیا کی باقی تمام کتابیں اور تمہارا رسالہ غیر قدیم
فانی غیر الہامی ہیں۔ کیونکہ ستیارتھ پرکاش سملاس نقرہ ۷۹ میں بھی یہی
لکھا ہے کہ " وید غیر فانی ہیں کیونکہ پرمیشور کے غیر فانی ہونے کے باعث
اس کے علم وغیرہ صفات بھی غیر فانی ہیں۔ جو اشیاء غیر فانی ہیں اُن کے
صفت۔ فعل۔ فطرت بھی غیر فانی ہیں اور فانی جوہر ان کے فانی ہوتے ہیں"

مسلمان۔ چونکہ میرے استفسار پر آپ فرما چکے ہیں اور جو بالکل صاف جواب
ہے جس میں کسی تشریح وتاویل کی ضرورت یا گنجایش نہیں کہ ایشور کے
علم یا گیان سے کوئی بات باہر نہیں۔ لہذا ہمارے رسالہ کا مضمون بھی
حرف بحرف۔ نکتہ نکتہ ایشور کے علم وگیان میں قدیم سے ہے۔ بموجب
آپ کے فرمانے کے۔ لہذا ہمارا رسالہ بھی اس بنیاد پر قدیم ثابت
ہوگیا۔ گنجایش چون وچرا باقی نہیں رہی۔

نیز یہ امر تجربات و واقعات عینی و سماعی کی بنیاد پر مسلمہ اور طے شدہ ہے لاتغیر یعنی نہ بدلنے والا اصول ہے کہ کوئی علم یا بات جو کسی ایک ہی ہستی کے علم میں ہو۔ وہ خواہ ایشور ہو یا کوئی انسان یا حیوان ہی کیوں نہ ہو دوسرے شخص کو بلا اس کے بتلائے ہوئے خواہ زبانی گفتگو یعنی تعلیم و تعلم کے ذریعے یا بطور الہام و القا یا بصیغہ وحی۔ رسل و رسائل و تحریر کے نہیں آسکتا۔ نہ دوسرے شخص کو اس علم کی معلومات ہو سکتی ہے خواہ وہ کیسا ہی تعلیم یافتہ فاضل اجل۔ علامہ کیوں نہ ہو۔ خواہ جاہل اجہل ہو۔ وغیرہ۔

پھر اُس صورت میں جبکہ تینوں زمانوں۔ ماضی۔ حال۔ مستقبل۔ کی جملہ باتوں۔ علوم۔ حرکات۔ سکنات۔ فنون وغیرہ کا علم ایشور کو روز ازل سے یعنی اُس دن سے جس دن سے اس کو ویدوں کا علم ہے ہے۔ پس یہ بات قطعی ناممکن اور غلط ہے کہ ایشور کے علم سے۔ ہمارے علم میں بلا وحی یا الہام و القا وغیرہ ذرائع کے کوئی علم یا بات خواہ خیر کی ہو یا شر کی یعنی نیک و بد جو ہو۔ نہیں آسکتی۔ اور جو بات ایشور کی طرف سے کسی انسان حیوان میں منتقل ہو کر آئے گی وہ ضرور یا تو بذریعہ وحی یا الہام و القا۔ یا بطریق تعلیم و تعلم یا لیکچر آئے گی اور اسی طرح آسکتی ہے اور کوئی صورت اس کے سوائے نہیں چاہے وہ علم کسی بارے میں ہو۔ چونکہ یہ بات قطعی طے ہو گئی کہ جملہ علوم و فنون و امور ہر بارے میں ازل سے ایشور کے علم میں تھے اور ایشور کے علم سے منتقل ہو کر ہمارے علم میں آئے۔ چاہے وہ کسی صنعت۔ حرفت۔ پیشہ مثلاً۔ روٹی پکانا۔ توا بنانا کرتہ۔ پتلون۔ ٹوپی بنانا۔ مورتی بنانا۔ پوجنا

لکھنا۔ پڑھنا وغیرہ وغیرہ کلیں۔ انجن طیار کرنا۔ موجودات عالم میں سے کسی شے
کا بنانا بگاڑنا۔ گوشت کاٹنا۔ کھانا وغیرہ جو کچھ بھی ایجاد موجود ہے تمام
ایشور کے علم و قوت سے ہمیں حاصل ہوا ہی۔ جو بلا الہام کے ہم تک یا کسی
تک پہنچانا ممکن تھا۔ پھر چاہے وہ ایک سے دوسرے کو دوسرے سے تیسرے
کو تیسرے سے چوتھے کو علیٰ ہذالقیاس ہزاروں تک مسلسل پہنچ جائے
الہام ہی کہلائے گا۔ چاہے اسمیں ایسی ہی باتیں ہوں جیسا کہ دیکھو یجر وید
ادھیائے ۱۸۔ منتر ۱۲۔ میرے چاول اور ساٹھی کے دہان میرے جو
اور ارہر۔ میرے ارد اور مٹر اور میرے تل اور ناریل۔ میری مونگ اور
موٹھ۔ میرے چنے اور چنے کی دال۔ میری کنگنی اور اس کا بھات میرے باریک
چاول اور ان کی کھچڑی۔ میرا سالواں اور هرڑوا۔ پیٹرا۔ چینا وغیرہ چھوٹے
چھوٹے اناج۔ میرے لپسائی کے چاول اور ان کا بھات۔ میرے گیہوں اور
ان کا پکوان۔ میری مسور اور ان کے متعلق اور اناج (بھلا ایک غیر تعلیم یافتہ
نوزائیدہ سراپا جہل مرکب ناواقف محض اگنی یا آدتیہ یا انگرس یا وایو۔ اس منتر میں
وغیرہ چھوٹے چھوٹے اناج۔ اور۔ ان کے متعلق اور اناج سے کیا سمجھے ہوں گے اور کیا
سمجھنے کی ان میں لیاقت تھی۔ پھر دوسروں کو وید پڑھاتے ہوئے کیا بتلایا ہوگا خیر اس کے
واسطے دیکھو ہمارا رسالہ (انمل بے جوڑ) منتر ۱۳۔ میرے پتھر اور ہیرا وغیرہ رتن۔ میری
عمدہ مٹی اور معمولی مٹی۔ میرے میگھ (بادل) میرے بڑے اور چھوٹے اور ان میں پیدا
ہونیوالی چیزیں میرے بڑے ریگستان اور چھوٹے چھوٹے ریل کے ٹیلے۔ میرے
بڑ وغیرہ اور آم کے درخت اور میرا سب طرح کا دھن اور چاندی وغیرہ دھات
میرا لوہا اور ہتھیار۔ میرے نیلم وغیرہ رنگین اور سفید جواہر۔ میرا سونا اور چمکنے والی دھات
میرا سیسہ اور رانگ۔ میرا جست اور پیتل وغیرہ سب استعمال کے لائق بیوہار سے قابل

ہوں۔ دیکھو فقل یجر وید ادھیائے پہلا منتر ۲۳۔ اے کھانیکی پوریوں! ڈر دمت۔ ایسے کانپومت ناز میں پر گردمت۔ تمہاری مہربانی سے یگیہ بلاکر اہیت پورا ہو منتر ۲۲۔ اے بانی دکھی..... وغیرہ..... ان آٹھ پیالوں میں سے ایک ایک کرکے پھیلکر اپنی تشریف رکھیں جس سے تیرے اس ججمان کی ویسی ہی بڑی وسیع ملک بھر میں شہرت ہو۔ اے پروہت یگیہ کیغرض سے بنائیگی پوریوں اس کڑاہی کی فقل کے پیالے میں تلتے ہوئے آگ تیری کھال کو نہ بگاڑے۔ تجھے زیادہ نہ تپادے۔ اے پوریوں سب کو تحریک دینے والا پرماتما تمکو اس بھگتوں کی آرزو پورا کرنیوالے۔ دیوتاؤں کی دنیا کے مالک اگنی (آگ) کے اوپر ان پیالوں میں سے حتی المقدور چلاکر اچھی طرح پکادیں۔ اب فرمائیے کس بنیاد پر آپ ہمارے رسالہ کو الہام تسلیم کرنیسے گریز کریں گے۔ کچھ تو فرمائیے کہ ہمارا رسالہ کس وجہ سے الہام نہیں ہوسکتا ہے

بیخودی بےسبب نہیں غالب کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

جس صورتمیں آپ نے وید کو الہام ثابت کیا اسی شکل سے ہم نے اپنے رسالہ کو الہام سدھ کردکھایا پھر کیا حجت ہی اب مرغی کی ایک ٹانگ تو رہ نہیں سکتی لہذا ہمارا رسالہ بھی مثل وید الہامی ازلی غیرفانی ثابت ہوگیا۔ کیونکہ ہمیشہ سے ایشور کے علم میں ہونیسے ازلی سدا ایشور کے اندر قایم رہنے سے قدیم اور ایشور کے علم سے منتقل ہوکر ہمارے علم میں آنے سے الہام ہوا۔ چونکہ ایشور کو کوئی نیا علم نہیں ہوتا اسلئے ہمارے رسالہ کا نیا علم تو اسکو ہو نہیں سکتا۔ اسلئے ہمارا رسالہ ازلی اور قدیم ہے۔ پھر تمام باتوں کو جو تینوں زمانوں میں ہوئیں یا ہورہی ہیں یا آئندہ ہونگی جنمیں ہمارا رسالہ بھی ایک ہی لہذا اس کا علم بھی ایشور کو ضرور ہی۔ ایشور کے علم کا نام ہی وید ہی اور وید الہام ہے لہذا ہمارا رسالہ بھی الہام ہی پھر ایشور کا علم کم نہیں ہوتا ہمیشہ یکساں اور ناشکستہ بنا رہتا ہی لہذا یہ کھٹکا بھی دور ہوا کہ کہیں ہمارا رسالہ ایشور کے علم سے محو نہ ہوجائے لہذا غیرفانی ہوا*

اب جبکہ ہمارا رسالہ بدلائل مہرشی سوامی دیانند سرستی صاحب الہامی۔ ازلی۔ لافانی ہونیمیں
وید اور وید معروف کا ہمپایہ۔ ہمرتبہ۔ ہمنشین ثابت ہوگیا تو انصاف۔ ایمانداری سچائی بہ رائے
آریہ سماج کے تیسرے اصول کیمطابق " سچ کو اختیار کرنا اور جھوٹ کو ترک کرنا سب شریف
آدمیوں کا اعلیٰ فرض ہے " سچ کو اختیار کرکے ہمارے رسالہ کو وید اور ازلی۔ الہامی۔ غیرفانی
تسلیم کرلو اور محض ان چار کتابوں رگ۔ یجر۔ سام۔ اتھرو کو ہی وید نہ کہو اسمیں ترجیح بلامرجح
کا الزام آپ پر آتا ہے پس اگر ہمارے رسالہ کو الہام نہ کہوگے تو سمجھ لینا اسی بنیاد پر جسپر
ہمارا رسالہ درجہ الہام سے ساقط ہوگا آپکے مفروضہ وید بھی الہام کے درجہ سے گرکر محض
گڈریوں۔ چرواہوں۔ کاشتکاروں وغیرہ صدہا جاہل بیشبہ دروں کی باتیں ہی رہجائینگے۔
اور پھر کہوگے ع اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے۔ ابتداء دنیا میں وید کا ہونا ممکن
نہیں اس مضمون پر علیحدہ رسالہ لکھیں گے مختصراً یہ بتلائے دیتے ہیں کہ دنیا کی تمام اشیاء
جیسیں سوئی۔ ڈورا۔ کاتنا۔ پہننا۔ لکھنا پریس اور صدہا قسم کی مشینیں۔ انجن۔ لاکھوں طریقہ
کے کھلونے برتن۔ کرسی۔ مونڈھا۔ رہٹ۔ نالی۔ بمبے پل وغیرہ وغیرہ ایجادیں مختلف ملکوں
مختلف زمانوں مختلف قوموں کی ایجاد ہیں۔ جن سے خدا یا ایشور کا علم خالی نہیں ہوسکتا یہ
تمام ایجادات اسکے علم سے بذریعہ الہام اُن موجدوں کو ایشور نے بتلائیں اور انہوں نے
بموجب ایشوریہ الہام کے ایجاد اور رائج کیں جو ابتداء دنیا میں نہیں تھیں نہ ان کے بنانیکی
کوئی ترکیب مفروضہ وید میں درج ہے لہذا لازمی ابتداء دنیا کیخلاف مختلف زمانوں میں
الہام ہوا۔ لہذا یہ بالکل لغو اور بیہودہ خیال ہے کہ ابتداء دنیا میں ہی الہام ہوسکتا ہے پھر
نہیں۔ ہمپر اسوقت الہام کی بکثرت بارش ہورہی ہے مگر کیا کریں رسالہ کے طویل ہوجانیکا ڈر لگا
ہوا ہے۔ اسلئے الغرض بس باقی ہوس۔ ہمارے بھائیوں کو اللہ ہدایت کرے اور توفیق دے کہ وہ
سچائی کو اختیار کریں اور مذہب کے معاملہ میں تعصب ضد اور ہٹ سے کام نہ لیں مرنا لازمی ہے پھر کس
اُمید پر ضد کرکے بیکار حجت کرتے ہو سچائی ہمیشہ سچائی ہے عقل سے کام نہ لو بلکہ حکم کی تعمیل کرنیکو اپنی
بھلائی کا سچا راستہ جانو دیکھو ہمارا رسالہ " سدہانت " جس سے دلائل عقلی کی پول ظاہر ہوجائے گی ؛ ہم اپنے تمام رسالوں کی ترتیب میں ویدوں اور آریہ سماج کی مسلمہ کتب سے ہی ثبوت دیتے ہیں۔